www.emarsiya.com

مخزن گریہ

ہے کوئی صاحب تدبیر زما قبل ازل

انتساب

میں اپنی یہ کوشش ماموں سید حیدر عباس ابن سید عوض علی مرحوم سے منسوب کرتا ہوں۔

آثر سلطانپوری

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

گذارش

مالک الملک کی حمد، فلسفۂ خلقت، جماد و نبات و حیوان کے اجمالی تذکرہ کے بعد اس مرثیہ میں حیوان کی جبلت اور انسان کی فطرت، کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انسان کو اس کی حقیقت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

خوش عمل ہے تو فرشتوں سے ہے خوشتر انساں　　ورنہ رہتا نہیں انساں کی سطح پر انساں
سطح سے گر کے ہے حیوان کا ہمسر انساں　　بلکہ ہے آج درندوں سے بھی بدتر انساں
اژدہے بیٹھے ہیں درویش کی شالیں اوڑھے
بھیڑیئے پھرتے ہیں انسان کی کھالیں اوڑھے

اس مرثیہ کی تاریخ انشاء پر اگر نگاہ کریں تو یہ مرثیہ اس وقت کے شہر کراچی کے ماحول سے دکھی شاعر کے دل کی آواز ہے۔ درج ذیل اشعار جیسی صورت حال کی اصلاح کے لئے شاعر کی کوشش یقیناً قابل ستائش ہے۔ یہ صورت حال کم و بیش آج بھی موجود ہے بلکہ کراچی سے بڑھ کر دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی ہے۔

بند گلیوں میں کہاں رائفلیں بندوقیں　　شہر کے وزن کو پستول کی زد پر تولیں
شام تا صبح گرجتی ہیں دمادم توپیں　　تڑتڑاتی ہیں شب و روز کلاشنکوفیں
لاگ اغیار سے تھی پھوٹ پڑی یاروں میں
اسلحے جنگ کے چلنے لگے بازاروں میں

پھر وقت کے امام علیہ السلام سے فریاد کی ہے اور عریضہ حال نذر خدمت اقدس کرتے ہوئے ظہور کے لئے استغاثہ کیا ہے۔

الغرض یہ مختصر مرثیہ آپ کے سامنے ہے، گذارش ہے کہ فرامین قرآن و اہلبیت علیہم السلام کے پس منظر میں ندرت فکر، جدت انداز، الفاظ و محاورات کا برمحل استعمال اور مطابق حقیقت منظر کشی وغیرہ پر تبصرہ آپ فرمائیں۔

پروفیسر کاظم نقوی

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخزنِ گریہ

(۱)

ہے کوئی صاحبِ تدبیر زماقبلِ ازل　　جس کے پہلے کوئی اوّل نہیں ایسا اوّل
اور مابعدِ ابد بھی ہے وہی عزّوجل　　اس کے آخر کا تصور ہے تصور کا خلل
اس کے قبضے میں ہے موجود بھی معدوم بھی ہے
مالکُ الملک بھی ہے قادر و قیوم بھی ہے

(۲)

ایسا قیوم کہ رؤیت سے ہیں قاصر ابصار　　ایسا ممدوح کہ توصیف میں عاجز افکار
ایسی قدرت کہ ہے ہستی کا عدم سے اظہار　　اس نے لاشئے سے کئے خلق ثوابت سیّار
راستے سب کے مقرر ہیں چلے جاتے ہیں
سب کے سب مرضیِ مولیٰ میں ڈھلے جاتے ہیں

(۳)

مستقر پر ہیں رواں قافلے آگے پیچھے　　کس میں ہے تاب کہ سرتابیِ احکام کرے
فرض ہے پہلے مسافر پہ کہ پہلا ہی رہے　　آخری کا نہیں مقدور کہ سبقت کرلے
دیدۂ حال سے منزل پہ نظر رکھتے ہیں
نا سمجھ ہو کے فریضے کی خبر رکھتے ہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۴)

پھر جمادات کو بخشا ہے نباتی پہلو خاک میں نشوونما دھوپ میں پودوں کی نمو
رنگ بھرنے کو دیے قوسِ قزح کو بازو بخشی سبزے کو لہک پھول کو بخشی خوشبو
نقش خاموش بھی نقاش کی پہچان بھی ہیں
نقش قرآن بھی ہیں قاریٔ قرآن بھی ہیں

(۵)

یہ وہ قدرت کی کرامات ہیں جن میں نہیں جاں اور جاں دار عجائب میں ہیں حیواں انساں
سوچیں اقسام جو حیواں کی تو عقلیں حیراں یہ مقولہ ہے کہ انساں بھی ہے ناطق حیواں
خو تھی خود خواہی وخود پروری حیوانوں کی
دھیرے دھیرے یہی خو بن گئی انسانوں کی

(۶)

یادِ ایام کہ انساں کسی گنتی میں نہ تھا خلق فرمایا اسے دیکھنے سننے والا
اشہبِ عقل وبیاں اسکی سواری میں دیا راہ تعلیم کی پھر دشتِ عمل میں چھوڑا
شکر و کفران میں الجھا دیا فرزانوں کو
امتحاں کے لئے پیدا کیا انسانوں کو

(۷)

خوش عمل ہے تو فرشتوں سے ہے خوشتر انساں ورنہ رہتا ہی نہیں سطحِ بشر پر انساں
سطح سے گر کے ہے حیوان کا ہمسر انساں بلکہ ہے آج درندوں سے بھی بدتر انساں
اژدہے بیٹھے ہیں درویش کی شالیں اوڑھے
بھیڑیے پھرتے ہیں انسان کی کھالیں اوڑھے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۸)

عقل پر پھیر کے مالا وہ ڈسا کرتے ہیں بھیڑ کو گھیر کے یہ پیٹ بھرا کرتے ہیں
صید کی فکر میں دونوں ہی پھرا کرتے ہیں خون ہے منہ کو لگا خون پیا کرتے ہیں
ہو لڑائی کہیں مارے کوئی کوئی مر جائے
شر پسندوں کی کسی طرح تجوری بھر جائے

(۹)

شر پسندوں کا وطیرہ ہے لڑائی جھگڑا شہ پہ شہزور کی ہوتا ہے لڑائی جھگڑا
امن کے نام پہ برپا ہے لڑائی جھگڑا خوں بہانے کا بہانہ ہے لڑائی جھگڑا
پانی پانی گہرِ غیرتِ انسانی ہے
خون انسان کا ارزاں ہے گراں پانی ہے

(۱۰)

ہر طرف خوں کے ابلتے ہوئے یہ فوارے کیسا اندھیر ہے اڑتے ہیں نظر میں تارے
آنکھ کے سامنے انساں مرے انساں مارے قتل ہوں قتل کریں دونوں طرح ہم ہارے
شہر تج دیتے ہیں شہری جو چلیں بندوقیں
آدمی کم ہیں بہت رائفلیں بندوقیں

(۱۱)

بند گلیوں مین کہاں رائفلیں بندوقیں شہر کے وزن کو پستول کی زد پر تولیں
شام تا صبح گرجتی ہیں دما دم توپیں تڑتڑاتی ہیں شب و روز کلاشنکوفیں
لاگ اغیار سے تھی پھوٹ پڑی یاروں میں
اسلحے جنگ کے چلنے لگے بازاروں میں

Scanned with CamScanner

(۱۲)

آدمی آیا تھا آدم کی شرافت لے کر   عدل و انصاف سے معمور جبلّت لے کر
صلح جُو ذہن ملنسار طبیعت لے کر   جنسِ دل جنسِ وفا جنسِ محبّت لے کر
زاویہ ایک تھا افکار کا جھگڑا کیسا
خواب دیکھا نہ تھا تکرار کا جھگڑا کیسا

(۱۳)

ہائے کیا دور تھا وہ عدل و مساوات کا دور   سوچئے وہ بھی تھے انسان کہ خلقت کوئی اور
اگلے وقتوں نے کہاں دیکھے تھے یہ ظلم یہ جور   بات بنتی نظر آتی نہیں بگڑا ہے یہ طور
چھوڑی جنت تو مکافاتِ عمل جاری ہے
جس طرف دیکھئے دوزخ کی عملداری ہے

(۱۴)

جل رہی ہے یہ عمارت تو وہ مسجد کا کلس   اندھے شعلوں کو برابر وہ ہو قرآن کہ خس
چلتی پھرتی ہوئی بس میں ہیں مسافر بے بس   راہزن بن گئے رہبر یہ ہے فریادِ جرس
لاشے عزّت کے سرِ راہ پڑے ہیں ہر سو
جائیں رہرو کہاں قزّاق کھڑے ہیں ہر سو

(۱۵)

یہ بنِ سعد تو وہ ابنِ زیادِ بےدیں   خون کرتا ہے نمازی کا کہیں شمرِ لعیں
ظلم ہے عام کمی کوئی یزیدوں کی نہیں   آ کہ اے وارثِ شبیرؑ قیامت ہے قریں
تابکے جلتے رہیں ہجر میں جلنے والے
العجل پردۂ غیبت سے نکلنے والے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۱۶)

دیر اب قہر ہے اے رحمتِ باری آجا   لحہ لحہ تری فرقت میں ہے بھاری آجا
طینتِ خاک ہوئی جاتی ہے ناری آجا   آگ بھڑکی ہے برس ابرِ بہاری آجا
ظلمت و ظلم کی دنیا تہ و بالا کردے
ہاں نکل عصر کے خورشید اجالا کردے

(۱۷)

ماہِ نر جس تری طلعت سے گھر آنگن بھر جائے   نور سے شہر بھرے دشت بھرے بن بھر جائے
چمکیں شبنم کے گہر صبح کا دامن بھر جائے   تارے شاخوں میں دَمکنے لگیں گلشن بھر جائے
ذرّے ذرّے کو مہ و مہر سے اعلیٰ کر دے
ارض کی شان سمٰوات سے بالا کردے

(۱۸)

لے خبر باغ کی اے باغ کے مالی آجا   غنچہ و برگ ہیں آمد کے سوالی آجا
ہم موالی ہیں ہمیں پھیر نہ خالی آجا   آج پھر نذر عریضوں کی ہے ڈالی آجا
تیری کشتی پہ مرا محضرِ ایمانی ہے
کیا خطر اب کوئی طوفان اٹھے فانی ہے

(۱۹)

کشتیءِ آلِ محمدؐ کے کھوئیا سن لے   چاہنے والوں کی فریاد خدارا سن لے
نام لیواؤں کا دشمن ہے زمانہ سن لے   دادرس غیب سے آ حال ہمارا سن لے
راج کتنے لٹے کتنی ہوئیں خالی گودیں
کتنے پیاروں سے چھنیں پالنے والی گودیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۰)

بندہ پرور بڑھے اقبال ذرا دیکھ تو لے　　یہ زمانے کے خدوخال ذرا دیکھ تو لے
انقلاباتِ مہ وسال ذرا دیکھ تو لے　　وقت ہے وقت کی پڑتال ذرا دیکھ تو لے
دیکھ شبیرؑ کے دلدار ذرا دیکھ تو لے
کربلا ہو گئی تیار ذرا دیکھ تو لے

(۲۱)

صلبِ باقرؑ سے تو دیکھا ہے تیری آنکھوں نے　　پیاس میں عزمِ مصمم جو کیا پیاسوں نے
چڑھتے طوفان کا منہ پھیر دیا بچوّں نے　　صبر کی ڈھال کو تلوار کیا ماؤں نے
کھیل جائے تو کوئی تیر سے اصغر کی طرح
تھام دیکھے کوئی دل بانوئے مضطر کی طرح

(۲۲)

ذوالفقارِ علوی کھود چکی قبرِ صغیر　　کر چکے اشکوں سے تر تُربتِ اصغر شبیر
تڑپا خیمے کی اُداسی پہ امامت کا ضمیر　　فرصتِ گریہ کہاں دیتی تھی اگلی تقدیر
در سے آواز دی فضّہ کو سکینہؑ کو سلام
میرا کلثومؑ کو زینبؑ کو رقیہؑ کو سلام

(۲۳)

سن کے آواز حرم نے کیا ڈیوڑھی میں ہجوم　　بے سہاروں میں بپا ہائے حسینا کی تھی دھوم
پاس تو آیئے بھائی یہ پکاریں کلثوم　　سب سے رخصت کے لئے آئے حسینؑ مظلوم
صبر کا زور کلیجوں میں بھرا چھوڑ گئے
ہاتھ زینبؑ کا سکینہؑ پہ دھرا چھوڑ گئے

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۴)

آ کے جنگاہ میں آواز دی اے قومِ جہول   تم نے جو چن لئے سب باغِ پیمبرؐ کے تھے پھول
میں پسر بنتِ پیمبرؐ کا ہوں دلبندِ بتولؑ   خونِ ناحق ہے، مرا خون، سمجھ کر ہو قبول
یاد رکھو کہ محمدؐ کا نواسہ ہے حسینؑ
حیف ہے تین شب و روز کا پیاسا ہے حسینؑ

(۲۵)

کہتی ہے آیۂ قربیٰ مجھے قرآں سمجھو   گر قرابت کا نہیں پاس مسلماں سمجھو
کلمہ گو بھی جو نہیں مانتے انساں سمجھو   کاش اپنا ہی بلایا ہوا مہماں سمجھو
ایک مہمان سے وہ کون سے تقصیر ہوئی
بندشِ آب کی کس بات پہ تدبیر ہوئی

(۲۶)

یک بیک کرنے لگے تیروں کی بارش گمراہ   کہہ کے لاحول ولا قوۃ الّا باللہ
باندھ لی چست کمر گھوڑے پہ سیدھے ہوئے شاہ   بولے عقلیں یہ تمہاری ہیں تو انا للہ
دیکھ کر زخموں سے سر تا بقدم چور ہوں میں
تم سمجھتے ہو کہ حالات سے مجبور ہوں میں

(۲۷)

ناگہاں برقِ شرر بار گری تیغ چلی   سر پہ سر باڑھ سے لڑھکاتی ہوئی تیغ چلی
شور برپا ہوا لشکر میں چلی تیغ چلی   جس نے کھو دی تھی ابھی قبر وہی تیغ چلی
اب یہ حالات سے مجبور کسی طور نہیں
ہیں یداللہ کے فرزند کوئی اور نہیں

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۲۸)

تین حملے شہِ والا کے ہیں ضربُ الامثال　　ایسے حیدرؑ کا خلف چھا گیا حیدرؑ کی مثال
جیسے گھیرے کرۂ ارض کو خورشید کا جال　　تیسرے حملے میں اعدا کے تھے ابتر احوال
فوجِ کیں کوفہ کی دیوار سے ٹکراتی تھی
کربلا قصرِ امارہ میں دھنسی جاتی تھی

(۲۹)

شور وغوغا ہُوا کرنے لگے کوفی فریاد　　ہو گیا تختِ امارت پہ کھڑا ابن زیاد
پہلے تھا شاد مگر اب ہوا ڈر سے ناشاد　　کہتا تھا ہائے ہوئی بن کے لڑائی برباد
تیغ شبیرؑ اگر کھینچے رہیں شام تلک
چیز یہ کوفہ ہے کیا فتح کریں شام تلک

(۳۰)

کیا لڑائی عمرسعد نے لاکھوں کی سپاہ　　سوئے قبلہ نہیں رخ کوفے کی سب پکڑے ہیں راہ
واہ کیا جنگ کے اسلوب ہیں سبحان اللہ　　روکے نو لاکھ کے رُکتے ہی نہیں تنہا شاہ
کہدو روکے عمرِسعد کہ بیباک ہے وہ
شمر تدبیر کرے کوئی کہ چالاک ہے وہ

(۳۱)

تھے وہاں شمر و بنِ سعد کے خیمے خالی　　شہ نے اک اک کا کیا ٹھیک مزاجِ عالی
بھگدڑی کی تو بِنا آپ انھوں نے ڈالی　　خود جو بھاگے تو کہاں فوج تھی ٹکنے والی
اس طرف کوفے کا در بند تھا فراروں پر
تیغِ شبیرؑ اِدھر گرتی تھی سرداروں پر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۲)

بڑھ کے اک ہاتھ جدھر شاہِ زمن جڑتے تھے
مارتے دس کو تھے سو خوف سے گر پڑتے تھے
سر برستے تھے کہ تلوار کے گُل جھڑتے تھے
شاہ لڑتے تھے کہ خیبر میں علیؑ لڑتے تھے
تھا شرف پنجۂ شبیرؑ کی ہمراہی کا
تیغ اعجاز دکھاتی تھی یداللّٰہی کا

(۳۳)

عافیت بھاگ کے تھی رہ کے نہ تلواروں میں
الاماں یا شہِ دیں شور تھا سرداروں میں
بولے شہ بند یہ قرآں ہے مرے پاروں میں
ہے اماں جذب مرے خون کے فوّاروں میں
ہے خبر گھوڑوں کی ٹاپوں سے نہ بخشو گے مجھے
میں نے دی تم کو اماں تم نہ اماں دو گے مجھے

(۳۴)

تو نے خود آنکھ سے دیکھا تو ہے شبّیرؑ کے لال
صبحِ عاشور عجب تھا دل شبیرؑ کا حال
چاہتے تھے کہ نہ ہو نانا کی امّت سے جدال
آخری وقت بھی بخشش کا سخاوت کا خیال
حق پہ قربانیِ فرزندِ جواں بھی دے دی
خوں کے پیاسوں نے اماں مانگی اماں بھی دے دی

(۳۵)

دی اماں شہ نے،سوئے شاہ مگر آئے تیر
خدمتِ شاہ میں پیغام قضا لائے تیر
مل کے نو لاکھ کمانداروں نے برسائے تیر
زخم پھٹ پھٹ گئے یوں تیر پہ بیٹھائے تیر
بہ گیا جسم کا خوں آپ گرے تیروں پر
شاہ تادیر معلّق ہی رہے تیروں پر

Scanned with CamScanner

www.emarsiya.com

(۳۶)

جاوداں بنتی وہ تیروں کے مصلّے پہ نماز ریت کے ڈھیر پہ وہ منزلِ سجدہ ممتاز
عبد و معبود میں بڑھتا ہوا وہ رازونیاز کُند خنجر میں وہ الجھا ہوا آواز کا ساز
لب تک آئی نہ صدا حلق سے شُکراً شُکراً
ماں کی گودی میں کہا حلق سے شُکراً شُکراً

(۳۷)

پونچھ کر پیرہنِ شاہ میں خونِ خنجر اُترا سینے سے اکڑتا ہوا شمرِ اکفر
ہاتھ میں بالوں سے لٹکا ہوا معصوم کا سر پیاسی شہرگ سے ٹپکتا ہے لہو رس رس کر
خونِ شبیرؑ کی ہر بوند صدا دیتی ہے
آ کہ آواز تجھے کرب و بلا دیتی ہے

(۳۸)

یاد تو ہوگا تجھے شامِ غریباں کا سماں شعلہ شعلہ ہمہ تن خیمۂ خاتونِ جناں
بچے اطراف میں بکھرے ہوئے زینبؑ حیراں سجدۂ شاہ کا سجادؑ کے ماتھے پہ نشاں
ڈوبا اسلام کا خورشید اذاں روتی ہے
لاشِ بے سر پہ کہیں دشت میں ماں روتی ہے

(۳۹)

جدِّ مظلوم کا پرسہ مرے آقا ہو قبول مرثیہ لاشۂ مولا پہ یہی اشکوں کے پھول
اے اثرؔ آئی ندا مخزنِ گریہ مقبول رونے والوں پہ نوازش ہے ہمارا معمول
چشمہ اشکوں کا کیا نذر سمندر لے لے
قلزمِ فکر درِ علمِ پیمبر لے لے

Scanned with CamScanner